مستحق افراد کو کھانا کھلانے سے صدقہ فطر ادا ہو جائے گا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:JTL-1616 تاریخ:21-03-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا فطرانہ کے مستحق لوگوں کو دستر خواں پہ بٹھا کر افطاری کرانے سے صدقہ فطر ادا ہو جائے گا یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

صدقہ فطر کی ادائیگی کے لیے ضروری ہے کہ جس چیز سے صدقہ فطر ادا کیا جائے مستحق افراد کو اس کا مالک بنایا جائے، بغیر مالک بنائے صدقہ فطر ادا نہیں ہو گا، اور کسی کو کھانا کھلانا اباحت کے قبیل سے ہے کہ اس میں عموماً کھانا کھانے والے کو مالک نہیں بنایا جاتا، لہٰذا صورت مسئولہ میں صدقہ فطر کی ادائیگی کے لیے صدقہ فطر کے مستحق افراد کو دستر خوان پر بٹھا کر کھانا کھلا دینے یا افطاری کروا دینے سے صدقہ فطر ادا نہیں ہو گا، البتہ مستحقین فطرانہ کو کھانے کا مالک بنا دینا بایں طور کہ چاہیں تو کھا لیں یا چاہیں تو ساتھ لے جائیں تو اس سے صدقہ فطر ادا ہو جائے گا۔

تنویر الابصار میں ہے: ”صحت الاباحة فی طعام الکفارات والفدیة دون الصدقات والعشر“

ترجمہ: کفارہ اور فدیہ کے صدقہ میں اباحت جائز ہے صدقات اور عشر میں اباحت جائز نہیں ہے۔

(الدرالمختار، جلد3، باب کفارۃ الظھار، صفحہ480، مطبوعہ مصر)

علامہ شامی رحمہ اللہ مذکورہ بالا عبارت کے تحت فرماتے ہیں: ”(قولہ: دون الصدقات) أي الزكاة وصدقة الفطر“ ترجمہ: (مصنف کے قول دون الصدقات) یعنی جن صدقات میں اباحت جائز

نہیں وہ زکوٰۃ اور صدقہ فطر ہے۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، جلد3، باب کفارۃ الظھار، صفحہ480، مطبوعہ مصر)

شیخ الاسلام اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ (المتوفٰی 1340ھ) ایک سوال (کسی شخص نے زرِ زکوٰۃ کے عوض جو اس کہ ذمّہ واجب ہے، محتاجوں کو کھانا کھلا دیا، یا کپڑے بنادئے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی یا نہیں؟) کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "ادائے زکوٰۃ کے معنٰی یہ ہیں کہ اس قدر مال کا محتاجوں کو مالک کر دیا جائے، اسی واسطے اگر فقراء و مساکین کو مثلاً اپنے گھر بلا کر کھانا پکا کر بطریقِ دعوت کھلا دیا، تو ہر گز زکوٰۃ ادا نہ ہو گی کہ یہ صورت اباحت ہے نہ کہ تملیک یعنی مدعُو اس طعام کو ملکِ داعی پر کھاتا ہے اور اس کا مالک نہیں ہو جاتا، اسی واسطے مہمانوں کو روا نہیں کہ طعامِ دعوت سے بے اذنِ دعوت میزبان گداؤں یا جانوروں کو دے دیں، یا ایک خوان والے دوسرے خوان والے کو اپنے پاس کچھ اٹھا دیں یا بعد فراغ جو باقی بچے اپنے گھر لے جائیں۔۔۔ ہاں اگر صاحبِ زکوٰۃ نے کھانا خام خواہ پختہ مستحقین کے گھر بھجوا دیا یا اپنے ہی گھر کھلایا مگر بتصریح پہلے مالک کر دیا، تو زکوٰۃ ادا ہو جائیگی۔۔۔ کیونکہ اعتبار تملیک کا ہے، اس میں اس کا کوئی دخل نہیں کہ زکوٰۃ دینے والے کی گھر کھانا کھایا یا مستحق لوگوں کے گھر بھیج دیا ہو۔" (التقاطاً) (فتاویٰ رضویہ، جلد10، صفحہ75، رضا فاونڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا امجد علی اعظمی رحمہ اللہ (المتوفٰی 1367ھ) فرماتے ہیں: "مباح کر دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہو گی، مثلاً: فقیر کو بہ نیت زکوٰۃ کھانا کھلا دیا زکوٰۃ ادا نہ ہوئی کہ مالک کر دینا نہیں پایا گیا، ہاں اگر کھانا دے دیا کہ چاہے کھائے یا لے جائے، تو ادا ہو گئی۔ یوہیں بہ نیت زکوٰۃ فقیر کو کپڑا دے دیا یا پہنا دیا ادا ہو گئی۔" (بہار شریعت، جلد1، حصہ5، صفحہ874، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

10 رمضان المبارک 1445ھ/21 مارچ 2024ء

دار الافتاء اہلسنت المفتی darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے